جابر کہتے ہیں: مین نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں ضرورت مند ہوں میری مدد کیجئے۔

امامؑ نے فرمایا: جابر ہمارے پاس پیسے نہیں۔

تھوڑی دیر بعد کمیت شاعر نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا: مولاؑ آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں ایک قصیدہ پڑھوں؟

امامؑ نے فرمایا: پڑھو

کمیت نے اپنے اشعار پڑھے۔ امامؑ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ وہ دوسرے کمرے سے پیسوں کی ایک تھیلی لاکر کمیت کو دے دیں۔

کمیت نے عرض کیا: مولاؑ اگر اجازت ہو تو دوسرا قصدہ پڑھوں؟

امامؑ نے فرمایا: پڑھو۔

کمیت نے قصیدہ پڑھا۔ امامؑ نے دوبارہ غلام کو حکم دیا اور وہ پیسوں سے بھری تھیلی لے آیا جو اس نے کمیت کے حوالے کی۔

کمیت نے عرض کیا: آقاؑ! اجازت ہو تو تیسرا قصیدہ پڑھوں؟

امامؑ نے فرمایا: پڑھو۔

کمیت نے قصیدہ پڑھا، غلام نے ایک مرتبہ پھر امامؑ کے حکم پر دوسرے کمرے سے پیسوں کی تھیلی لا کر کمیت کے حوالے کر دی۔

کمیت نے عرض کیا: قربان جائوں میری آپؑ سے محبت دنیا کہ پیسوں کے باعث نہیں اور ان قصیدوں کے پڑھنے کا مقصد فقط رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت، کرم اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے مودّت اہل بیتؑ کے بارے میں موجود حکم پر عمل کرنا ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے ان کیلئے دعا کی اور غلام سے فرمایا: یہ تھیلیاں واپس اسی جگہ رکھ دو۔

جابر کہتا ہے: میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ امامؑ نے مجھے فرمایا تھا کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں جبکہ ابھی تیس ہزار درہم انہوں نے کمیت شاعر کو دیئے۔

کمیت اپنے جگہ سے اُٹھے اور رخصت لے کر چلے گئے۔ میں نے عرض کیا: قربان جائوں آپؑ نے تو فرمایا تھا: میرے پاس ایک درہم بھی نہیں جبکہ اس کے بعد آپؑ نے کمیت کو تیس ہزار درہم دیئے ؟

امامؑ نے فرمایا: جابر اُٹھو اور جا کر اس کمرے کو دیکھو!

جابر نے دوسرے کمرے میں دیکھا تو وہاں کچھ نہیں تھا۔ اور وہ واپس آیا۔

امامؑ نے فرمایا: اے جابر! ہم خدا تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے جو چھپاتے ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جس کا ہم اظہار کرتے ہیں۔

اس وقت امامؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم کمرے میں داخل ہوئے۔ آپؑ نے اپنا پیر مبارک زمین پر مارا تو اونٹ کے گردن کی طرح سونے کا ذخیرہ باہر نکلا۔ امامؑ نے فرمایا: جابر! اسے دیکھو اور کسی پہ یہ راز فاش نہ کرو سوائے قابلِ اعتماد دوستوں کے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ طاقت دی ہے کہ ہم زمین کی مہار پکڑ کے جہاں چاہیں اسے لے جائیں۔

(سوال عوام کے جواب امامؑ کے، صفحہ 15)